مولوی محمد نذیر آف سری لنکا کا جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) سے

مباھلہ

مولوی محمد نذیر صاحب جو سری لنکا میں جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کے بانی ہیں۔ اورنہوں نے وہاں جماعت المسلمین کے لئے کافی کام کیا ہے، لیکن جب انہوں نے اس جماعت کا غیر جانبداری سے مطالعہ کیا تو ان پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ یہ جماعت بھی فرق باطلہ میں سے ایک باطل فرقہ ہے چنانچہ انہوں نے اس جماعت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور اس کے ساتھ ہی جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) کو مباھلہ کا چیلنج بھی دے دیا جسے وہاں کے امیر نے قبول کر لیا اور پھر لوگوں کے سامنے ایک میدان میں مباھلہ ہوا جس میں انہیں کامیابی ہوئی جس کے نتیجہ میں دوسرے ہی دن مسعود احمد بی ایس سی صاحب کی موت واقع ہوگئی۔ اس بات کا ذکر مولوی محمد نذیر صاحب نے سید وقار علی شاہ کے نام لکھے ہوئے اپنے خط میں کیا ہے جس کے اصلی متن کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

" **بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم** اللہ کے بندے محمد نذیر کی طرف سے سید وقار علی شاہ کے نام

السلام علی من اتبع الھدی

امــا بـعـد! میں نے آپ کی کتاب "جماعت المسلمین یا جماعت التکفیر" کا مطالعہ کیا۔ چند دنوں سے میں بھی مسعود احمد (بی ایس سی) کی کتابوں اور جو کچھ ان کتابوں میں بدعتیں اور اجتھادات باطلہ کئے گئے ہیں ان کے متعلق غور وفکر کر رہا تھا۔ میں جماعت المسلمین والوں میں مسعودی مذہب کی اندھی تقلید کا رجحان پایا۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ سری لنکا کے امیر عمر صاحب فرمانے لگے کہ "جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ بھی مسعود احمد صاحب کی کتاب منہاج المسلمین پر عمل کریں اور ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ "ہمارے امام مسعود احمد صاحب بڑے علامہ ہیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم اختلافات میں کی اتباع کریں اور انہوں نے سورۃ نساء کی آیت نمبر ۵۹ سے استدلال کیا: **فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللّٰہ والرسول** "پس اگر تمہارے درمیان کسی مسئلہ پر نزاع ہوجائے تو اسے اللہ اور رسول (ﷺ) پر پیش کرو۔ پھر کہا کہ "اس دور میں رسول اللہ ﷺ تو ہم میں موجود نہیں ہیں پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے اختلافی امور کو مسعود احمد صاحب کی طرف لوٹائیں اور ان کے فتووں کو اختیار کریں یعنی اتباع کریں۔

پس ان تمام باتوں کو دیکھ کر مجھ پر اس نئے فرقہ کی گمراہیاں واضح ہوگئیں، **فللّٰہ الحمد** اور میں نے ۲۸ رمضان ۱۴۱۷ھ کو پتلم (Pattalam) شہر کی مسجد المسلمین میں نماز جمعہ کے بعد جماعت المسلمین (رجسٹرڈ) سے اعلان براءت دیا۔ پھر میں اپنی مباھلہ کا چیلنج دیا اور ۵ شوال ۱۴۱۷ھ کو پتلم شہر کی مسجد المسلمین کے قریب کے میدان میں مباھلہ مقرر ہوا۔ اور لوگوں کے سامنے دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر لعنت اور بددعا کی۔ پھر میں نے سنا اگلے دن یعنی ٦ شوال ۱۴۱۷ھ کو مسعود احمد وفات پا گئے **فللّٰہ الحمد**

ہم میں اور جماعت المسلمین میں جوفرق ہےاس کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) ہم مسلم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ھوسمٰکم المسلمین (اس نے تمہارا نام مسلمین رکھا)

جماعت المسلمین نام بدعت ہے اس لئے کہ نبی ﷺ نے جماعت المسلمین نام نہیں رکھا پس اس کا نہ تو ترجمہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی مضاف اور رمضان الیہ کے درمیان کوئی تفریق ہوسکتی ہے اگر جماعت المسلمین (سارے کا سارا) نام ہوتا جیسا کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ ''(اے اللہ کے رسول ﷺ) مسلمین کی جماعت کو نہ پاؤں اور نہ ہی ان کا امام تو (پھر کیا کروں؟)'' اگر جماعت المسلمین نام ہوتا تو نبی ﷺ ان کی تصحیح فرماتے (یعنی صرف جماعت کہنے پر اکتفاء کرنے کے بجائے انہیں پورا نام جماعت المسلمین کہنے کی تاکید فرماتے) جماعت صفت ہے۔

(۲) السنۃ: سنت کے لحاظ سے امام یا امیر کو امام المسلمین یا امیر المؤمنین کہا جائے گا نہ کہ امیر جماعت المسلمین پس امیر جماعت المسلمین کے الفاظ بدعت ہیں، اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جماعت المسلمین اوران (مسلمین) کے امام کو لازم پکڑ۔ یعنی امام المسلمین میں ضمیر ''ھم'' مسلمین کی طرف پلٹتی ہے نہ کہ جماعت کی طرف اور مسعود احمد صاحب کے نزدیک اجماع صحابہ حجت ہے پس صحابہ کرام نے ''امیر المؤمنین'' نام پکارا ہے۔

(۳) وہ ان کے مقلد ہیں (یعنی جماعت المسلمین والے (اپنے ''خودساختہ'' امام کے مقلد) اور ہم قرآن وحدیث کے متبع ہیں۔ وباللہ التوفیق نذیر احمد ۱۰ شوال ۱۴۱۷ھ ''

مولوی محمد نذیر صاحب نے سید وقار علی شاہ صاحب سے مسعود احمد بی ایس سی کا جاری کردہ وہ لیٹر (خط) بھی طلب کیا ہے جس کا نام انہوں نے ''اظہارِ حقیقت'' رکھا ہے اور جس میں انہوں نے فرقوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے اور پھر (انہوں نے دوسرا خط جاری کیا) اُن کی جاری کردہ دونوں تحریروں میں فرق نمایاں ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(جاری کردہ) ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی بلاک ۳۶ مکان 614 کیماڑی کراچی (75620)